سوال

نکاح (147) حکم

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکثر علما اسے درست قرار دیتے ہیں۔ یہ متعہ سے بالکل الگ ہے۔ متعہ میں مدت نکاح متعین ہوتی ہے جبکہ مسیار میں مدت کا تعین نہیں ہوتا۔

خ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

عالی نے بہت سارے اہداف ومقاصد کے لیے شادی مشروع کی ہے، اس میں کثرت نسل اور نوع انسانی کی حفاظت اور اولاد پیدا کرنا شامل ہے، اوران مقاصد میں عفت و عصمت اور انسان کو فواحش اور حرام کاموں سے محفوظ کرنا بھی شامل ہے۔

مد میں مرد وعورت کے مابین زندگی کے معاملات اور حالات میں معاونت موانست بھی شامل ہے، اوران مقاصد میں خاوند اور بیوی میں محبت ومودت اور سکینت وطمانیت بھی ہے، اوراس میں نرمی وعاطفت کے سایہ تلے اولاد کی صحیح اور قوی تربیت بھی شامل ہے۔

ہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

م (21).

خ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"شادی کے نتیجہ میں مودت ومحبت اور رحمت کے اسباب مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ بیوی سے استمتاع اور اولاد کی بنا پر لذت اور منفعت اوران کی تربیت حاصل ہوتی ہے، اور بیوی سے آرام ملتا ہے، اس لیے کسی کے درمیان بھی آپ اس طرح کی محبت ومودت اور رحمت نہیں دیکھیں گے جو خاوند اور

ری برسوں میں ایک ایسی شادی ظاہر ہوئی ہے جسے لوگ زواج مسیار کا نام دیتے ہیں، اور یہ نام عام لوگوں کی زبان پر ہے تا کہ عادی طور پر کی جانے والی شادی سے اس کی تمیز ہو سکے۔

نکہ اس شادی میں مرد بیوی کی جانب وقتاً فوقتاً جاتا ہے اوراس کے پاس مستقل طور پر نہیں رہتا۔

ں کی معروف صورت یہ ہے:

شادی کے سب ارکان اور ساری شروط پائی جاتی ہیں، لیکن بیوی اپنے کچھ شرعی حقوق اپنے اختیار اور رضامندی سے چھوڑ دیتی ہے مثلا: نفقہ اور بیت یعنی خرچ اور رات بسر کرنا۔

س طرح کی شادی کرنے کے کئی ایک اسباب ہیں:

1 شادی کی عمر سے زائد کو پہنچ جانے والی عورتوں کی کثرت، اور مطلقات اور بیوہ اور مخصوص حالات والی عورتوں کی کثرت ہونا۔

2 بہت ساری بیویاں تعدد یعنی خاوند کو ایک سے زائد شادیاں کرنے کی مخالفت کرتی ہیں، اس کی بنا پر خاونداس طرح کی شادی کرنے پر مجبور ہوتا ہے تا کہ پہلی بیوی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔

3 بعض مردوں کا عفت و عصمت کا حصول اور حلال فائدہ حاصل کرنے کی رغبت جوان کے مخصوص حالات کے موافق ہو۔

4 بعض لوگوں کا شادی کے اخراجات اور ذمہ داریوں سے بھاگنا، اس کی وضاحت اس سے ہوتی ہے کہ اس طرح کی شادی کرنے والے کم عمر کی نوجوانوں کی نسبت زیادہ ہے۔

صورت ایک مثالی اور مطلوبہ صورت نہیں، لیکن اس کے باوجود یہ اس وقت صحیح ہوگی جب اس میں شادی کی شروط اور ارکان پائے جائیں: مثلا رضامندی، اور ولی اور گواہوں کی موجودگی.... الخ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی فتوی دیا ہے۔

ہ کہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ شرعی طور پر مقرر کردہ اپنے سارے یا کچھ حقوق ساقط کردے، جن میں خرچ اور رہائش اور رات بسر کرنے کی تقسیم شامل ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم میں حدیث وارد ہے کہ:

"سودہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ہبہ کردی تھی"

ر یہ جائز نہ ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی اس کو تسلیم نہ کرتے، اور ہر وہ شرط جو عقد نکاح کی جوہری غرض اور اصلی مقصد میں اثرانداز نہ ہوتی ہو تو وہ شرط صحیح ہے، نہ تو وہ عقد نکاح میں مخل ہوتی ہے اور نہ ہی اسے باطل کرتی ہے۔

ع الفقہی کا فیصلہ ہے:

'مجمع الفقہ الاسلامی کے مکہ مکرمہ میں منعقد اٹھارھویں اجلاس میں درج ذیل قرار پاس کی گئی:

مجمع الفقہی اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ شادی کے نئے عقد اگرچہ اس کے نام اور اوصاف اور صورتیں مختلف ہیں کو شریعت مطہرہ کے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے تابع ہونا چاہیے اوراس میں ارکان اور شروط پوری ہوں اور موانع سے خالی ہوں۔

مارے دور عصر حاضر میں لوگوں نے بعض یہ عقد ایجاد کر لیے ہیں جس کے احکام ذیل میں بیان ہیں :

سا عقد زواج جس میں عورت رہائش اور خرچ اور تقسیم یا کچھ دوسرے حقوق راضی وخوشی ختم کر دے کہ مرد جب چاہے دن یا رات میں اس کے پاس آسکتا ہے .

، یہ اسے بھی شامل ہے کہ ایسا عقد نکاح جس میں عورت اپنے گھر والوں کے ساتھ میکے میں ہی رہے اور جب چاہیں دونوں عورت کے میکے یا کسی اور جگہ مل لیں اس طرح کہ خاوند بیوی کو نہ تو رہائش دے اور نہ ہی خرچ .

عقد اور اس طرح کے دوسرے عقد اس وقت صحیح ہونگے جب اس میں شادی کے ارکان اور شروط ہوں ، اور کوئی مانع نہ پایا جائے ، لیکن یہ خلاف اولی ہے " اھ

ر اس خاوند نے بعض مصلحتوں کو ثابت کر لیا جو مرد اور عورت دونوں کے لیے ہیں :

س طریقہ پر شادی کرنے والی کچھ عورتیں کہتی ہیں :

اس شادی میں بہت سارے حقوق کو چھوڑے جاتے ہیں جو کہ عورت صرف اس لیے چھوڑتی ہے کہ وہ کسی ایسے انسان سے شادی کر سکے جس سے وہ راضی ہو کہ وہ اسے کچھ اطمنان اور خوشی اور شخصی آزادی اور مستقبل کی امیدیں اور نیک وصالح اولاد مہیا کر سکے ، ان حقوق کے چھوڑے جانے کے باوجود میر

ر ایک دوسری عورت اس طرح کی شادی کرنے میں اپنی کامیابی بیان کرتے ہوئے کہتی ہے :

، اس سے زیادہ سپنے نہیں دیکھ سکتی ، اور اللہ نے مجھ پر جو بھی نعمت کی ہے میں اس کا شکر ادا کرتی ہوں "

ر تیسری عورت جو اس طریقہ پر شادی کر چکی ہے اس کا کہنا ہے :

حت کے ساتھ کہتی ہوں کہ میرا یہ تجربہ کامیاب رہا ہے اور میں اپنے نفسی استقرار کو پا چکی ہوں ، میرا اعتقاد ہے کہ طرفین میں مکمل پختگی اور ہم آہنگی کے ہوتے ہوئے معاشرے میں اس کی تطبیق ممکن ہے ، اسی طرح جب عورت معین حالات میں ہو (مثلا شادی کی عمر سے زیادہ عمر ، یا پھر بیوہ ، یا مطلقہ یا وہ ع

ر چوتھی کا کہنا ہے :

مد (90) کامیاب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ طرفین متفق ہوں اور ہم آہنگی ہو .

م یہ انکار نہیں کرتے کہ اس شادی کی وجہ سے کچھ نقصانات بھی ہو رہے ہیں :

1 ہو سکتا ہے اس صورت میں شادیاں کرنے سے متعہ کی مارکیٹ میں تبدیل ہو جائے ، اور مرد ایک عورت سے دوسری عورت کی طرف منتقل ہوتا رہے ، اور اسی طرح عورت بھی ایک مرد سے دوسرے مرد کی طرف .

2 خاندان اور فیملی کے مفہوم میں مکمل طور پر خلل پیدا ہونا ، کیونکہ نہ تو مکمل رہائش ہوتی ہے ، اور نہ ہی خاوند اور بیوی میں مکمل مودت ومحبت .

3 اس قسم کی شادی میں عورت مرد کی نگرانی کو نہیں سمجھ سکتی ہو سکتا ہے وہ محسوس کرے کہ مرد اس پر نگران نہیں ، جس کے نتیجہ میں اس کے سلوک میں خرابیاں پیدا ہوں اور اس طرح وہ اپنے آپ کو بھی اور معاشرے کو بھی نقصان دے سکتی ہے .

، تربیت صحیح اور محکم طریقہ سے نہیں ہو سکتی اور وہ مکمل نشوونما نہیں کر سکتے ، جس سے انکی شخصیت پر سلبی اثر ہوگا .

سانات کے پیش نظر اور اس صورت کی شادی کے احتمالات کی بنا پر یہ شادی مثالی نہیں ہو سکتی ، لیکن بعض حالات اور مخصوص ظروف والے لوگوں کے لیے یہ مقبول رہے گی .

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ

محدث فتویٰ کمیٹی